

## General Instructions

1. Give numbering to headings

فاطمہ ریاض

2. Do not write lengthy paragraphs. Write medium sized paragraphs with headings.

3. Do not use table for comparison and contrast questions

4. Draw figures/diagram/flowchart where needed.

5. Start new question from fresh page.

6. Give around 15 headings for 20 marks question.

7. Every question should have introduction and conclusion paragraphs

8. Add Quran/Hadees references wherever possible.

9. Narrate incidents from the life of Holy Prophet (SAWW) and Khulafa-e-Rashideen.

10. Add one quotation of famous religious scholar in each question.

11. Change colour scheme for references to give them more visibility.

12. Manage time

13. Wide page borders are discouraged. Should be reasonable.

14. Avoid writing wrong references.

15. Give more weightage to expressly asked part/s of the question.

16. Avoid writing wrong Quran/Hadith references. It puts extremely negative impression.

اپنی زندگی میں اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کیا اور  
اپنا پیغمبر اسوۂ حسنہ پیش کیا۔

ارستو و باری تعالیٰ ہے۔

پیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی تمہارے  
لیے بہترین نمونہ ہے۔

**رسول کی ضرورت کیوں پیش آئی؟**

اللہ تعالیٰ نے جب انسان کو پیدا فرمایا۔ تو اس  
کی تعلیم و تربیت اور اسلام کی اشاعت کے لیے کسی  
نہ کسی رسول کی ضرورت پیش آئی۔ اسلئے اللہ  
تعالیٰ نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث  
فرمایا۔ آپ نے تمام لوگوں کو قرآن و سنت کا  
درس دیا۔ اور اس پر عمل کرنے کا حکم دیا۔ اور اس  
کے لیے جہنم آگ کی عقر فرمائی۔

**عقیدہ رسالت کی اہمیت:**

عقیدہ رسالت کی اہمیت سے انکار ممکن نہیں۔ اسکی  
اہمیت پر زور دیا گیا ہے۔ چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
نے اپنا اسوۂ حسنہ پیش کیا۔ اور انسان کو اس  
پر عمل کرنے کا حکم دیا۔

اگر رسول یا عقیدہ رسالت کا تصور نہ ہوتا تو انسان  
گھٹن جانا۔ وہ کبھی کبھی صراط مستقیم پر نہ چلتا۔

بلکہ ہمیشہ ہنڈھان کے چال میں گھسن جاتا ہے۔  
اور اس کے چال و مکاری سے کبھی باہر نہ نکل  
سکتا۔ اور ہمت سمٹنے کے لیے گھٹن ہو دے

میں انسان کا شمار ہوتا۔ اور وہ کبھی اللہ کو دیکھنے  
کے لئے بنائے ہوئے رہتے ہیں اور جہنم کا  
مقام دارالطہیرتا۔

اس لیے اللہ تعالیٰ نے رسول سے فرمایا کہ  
انسان کو اصل مقصد سے متناسا کروا سکیں۔  
اور ان کو زندگی اور آخرت کے اصل مقصد سے  
متناسا کی حاصل کروا سکیں۔

## حاصل سلام

عقیدہ رسالت کی اہمیت سے انکار نہیں کیا  
جاسکتا ہے۔ اس کے بغیر انسان کبھی بھی ایمانی  
نہیں حاصل کر سکتا۔ سو نیکہ زندگی گزارنے کے  
مقصود رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتلائے۔ اور  
ان پر عمل کر کے ہی دنیا و آخرت میں کامیابی ممکن  
ہے۔

Answers are short. More depth  
is needed.

اسلامی ریاست کا بنیادی مقصد فلاحی ریاست  
اور انصاف پسند معاشرے کو یقینی بنانا  
ہے۔ واضح کریں۔

جواب:

تعارف:

اسلامی ریاست سے مراد ایسی ریاست ہے جو قرآن  
و سنت کے تابع ہو۔ جس ریاست میں جو بھی اصول  
و ضوابط یا نئے جائزہ عبادات کی جائیں، عبادت  
کا یہیں تعبیر کی جائیں صبر قرآن و سنت کے مطابق  
ہونا چاہیے۔ اور ایسی ریاست قائم ہو جس میں  
پیر امیر و عزیزین، ادنیٰ و اعلیٰ کو انصاف ضرابیم کیا جائے۔  
مشکل وقت میں اسٹی مدد کی جائے۔ جہاں تمام مسلمان  
آزادی کے ساتھ اپنی عبادت کر سکیں۔ مسلمانوں  
کے ساتھ ساتھ اقلیتوں کے حقوق خاص خیال  
رکھا جائے۔

رسول المرحوم ﷺ نے فرمایا:

”تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جس  
کے کانٹو، زبان سے دو شکر استخف محفوظ  
رہے۔“

اسلامی ریاست کا قیام

اسلامی ریاست کے

قیام سے مراد ایسی حکومت قائم ہونا جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
کی سنت کے مطابق ہو۔ جہاں ہر انسان کے  
حقوق و ضرورتیں اخیال رکھا جائے۔ اچھے کام کرنے  
پر جزا اور برائی کے کام پر عجز ادا کی جائے۔

لوگوں کو اجماعی و برائی کا درس دیا۔ ان کو اسلامی  
تعلیمات سے متعلق آقا ہی فراہم کی جانے۔ ان کو  
زندگی گزارنے کے طریقے سیکھنے سکھانے جائیں۔ تاکہ  
ان اعلیٰ اسلامی ریاست کا قیام ممکن ہو سکے۔  
اسلامی ریاست کے قیام کے مقاصد:

اسلامی ریاست کے قیام کا مقصد یہی ایسی ریاست کا  
قیام ہے جہاں عدل و انصاف عام ہو۔ لوگوں  
کو ان کے حقوق فراہم کیے جائیں۔ ان کی  
ضروریات کا خیال رکھا جائے۔

**عدل پر مبنی ریاست کا قیام :-**  
آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایسی ریاست کے قیام  
کا حکم دیا جو عدل پر مبنی ہو عدل کے معنی ہیں  
سر البر تعظیم کرنا۔ یعنی کہ اس پر پورا غنیمت، مسلمان  
ہو یا غیر مسلم، کالا ہو یا گورا، اس کو ہر عدل کی بنیاد  
پر دیا جائے گا۔ تمام قبیلے عدل کی بنیاد پر ہوں  
گئے۔

**ارشاد باری تعالیٰ ہے**

**ترجمہ: عدل کرو۔ یہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔**  
(القرآن)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے معاملے میں مشہور خلیفہ تھے۔  
آیت نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو معرکہ گورنر بنا دیا  
ان کے بیٹے نے کسی یہودی کو بنا کسی عذر کے کوڑے  
پر ماریے۔ اس نے آکر آیت کو بتایا۔ آیت نے  
خورا گورنر صاحب اور ان کے بیٹے کو بلا یا۔ اور

اس بیوردی سے کہا جتنے لوگ اس نے تمہیں مارے  
 ہیں غم بھی مارو۔ حضرت عمر بن الخطاب نے درخواست  
 کی کہ یہ مجھے مار لے جائیں تو انہوں نے کہا باب کی  
 سزا بیٹا نہیں کھلتے کھا اس طرح بیٹے کی سزا بھی باپ  
 نہیں کھلتے گا۔ وہ خاموش ہو گئے۔ اور بیوردی نے  
 اسے اپنے کوڑے مارے۔ آرتھ نے فرمایا اگر اگر تم  
 کو ان کے بیٹے ہوتے اپنے اختیارات ماعلم استعمال  
 میں کرو۔ اور یہاں آپ نے عدل کی عظیم مثال قائم کی  
**انصاف پسند معاشرے کی تشکیل :-**

انصاف سے مراد ایسا معاشرہ تشکیل دینا ایسی  
 ریاست کا قیام کرنا جو انصاف پر مبنی ہو۔ جہاں ہر کسی  
 کی حق تلفی نہ ہو۔ اسکو وہ مقام ضروریات زندگی میں  
 ہو۔ جو کہ زندگی گزارنے کے لیے ضروری ہیں۔ اور  
 اس میں کسی قسم کی کوئی زیادتی نہ کی جائے۔ کوئی لاد  
 بدل دلاور بھی پیشی نہ ہو۔ تمام لوگوں کی ضروریات  
 کا خیال رکھا جائے۔

**امر بالمعروف والنہی عن المنکر سے اعلیٰ معاشرے**

**کا قیام :-**

امر بالمعروف والنہی عن المنکر سے مراد اچھائی کا حکم دینا  
 اور بُرائی کو روکنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
 فرمایا۔ کہ لوگوں کو نیکی کے کاموں کا حکم دو، نیکی کے  
 کاموں کی اشاعت کرو۔ اور اگر نہیں سہا سہا ہو  
 رہی ہے تو اسے زبان، ہاتھ، سے روکو اور  
 نیکی کا حکم دو۔ اس سے ایسی ریاست حاصل ہو  
 گا جو نیکی کے کاموں کی اشاعت کرے اور بُرائی کے

کاموں سے رکنی ہے کئی - مساوات کے ذریعے اسلامی ریاست کا قیام:  
 معاشرے میں اسلامی ریاست کے اصول کے لیے، انصاف  
 پسند اور خلائی ریاست کے اصول کے لیے مساوات کا  
 درس بیت ضروری ہے۔ اس سے یہ واضح ہونا ہے  
 کہ اسلام میں تمام مسلمان بھائی بھائی ہے ان  
 کے درمیان کسی قسم کی کوئی تفریق بازاری نہیں ہے۔  
 اسلام کی نظر میں سب ایک ہے، کسی بھی شخص  
 کو کسی پر کوئی نوعیت حاصل نہیں ہے۔

### خلائی ریاست کا قیام:

اسلامی ریاست کی تشکیل کا مقصد ایسی ریاست  
 کی تشکیل ہے جس میں ہر ایسے شریک کو تمام  
 حقوق میسر ہوں۔ لوگ ایک دوسرے کی مدد کریں  
 ایک دوسرے پر ظلم نہ کریں۔ ایک دوسرے کی  
 حق تلفی نہ کریں۔ بلکہ ایک دوسرے کے ساتھ باہم  
 مساوات سے رہیں۔ ایک دوسرے کے کام آئیں  
 انصاف پر مبنی ماحول ہو۔ لوگ لبرائی کرنے سے  
 ڈریں۔

### حاصل کلام

اسلامی ریاست کا مقصد عدل و انصاف پر مبنی معاشرے  
 کی تشکیل کا نام ہے۔ جہاں ہر لوگوں کو ان کے  
 حقوق لبر میسر ہوں۔ کسی قسم کے ظلم و زیادتی  
 کا سامنا نہ ہو۔ ایسا معاشرہ ہو جو معتاد اور  
 ربر بالتردیف پر مبنی ہو۔ تاکہ ایک بہترین اور اسلام  
 کے مطابق ریاست کی تشکیل کی جا سکے۔

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں توکل اور  
تقویٰ کے تصور پر بحث کریں۔

جواب:

تعارف:

اسلام میں توکل اور تقویٰ کے حصول کو بڑی اہمیت  
حاصل ہے۔ توکل سے مراد یقیناً کامل رکھنا۔  
اللہ تعالیٰ کجا ذراں پر توکل کرنا، یقیناً کامل رکھنا  
یقیناً کامل سے تقویٰ کا حصول بھی ممکن ہے۔  
تقویٰ سے مراد پیر پینز گار، البیہار استہ صبا  
سے گزرنے کی، جس برائی کے رستے پر چلنے کی  
ممانعت ہے اس سے رُک جانا اور پیر پینز گاری  
کا مظاہرہ کرنا۔ توکل اور تقویٰ سے اللہ تعالیٰ  
کی فوٹو ڈی حاصل کی جاسکتی ہے۔

توکل سے کیا مراد ہے؟

توکل سے مراد اللہ تعالیٰ اور اس کے بتائے ہوئے

اصولات پر عمل کرنا اور ان پر یقین رکھنا۔ کہ

ان پر عمل کر کے آخرت میں اور اس دنیا میں

ہر مافی حاصل کی جاسکتی ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے

جو سے صبر اور توکل کے ساتھ دعا مانگو

بیشک میں تمہاری حسرت اور قبول کرتا ہوں۔

تقویٰ کے معنی و مفہوم

تقویٰ کے معنی پیر پینز گاری کے ہیں۔ کسی برائی

کے کام لگائے جانے کے ہیں۔ ایسے اعمال

سے اپنے آپ کو روکنے کے رکھنا جس سے اللہ اور اس کے



رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کرنے سے منع فرمایا ہے۔  
بیشک اس میں انسان کا کتنا ہی فائدہ ہیوں نہ ہو  
مگر اگر وہ قرآن و سنت کی تقیید کے خلاف ایسا  
کام کرنے سے شرجیت نے منع فرمایا ہے تو اس سے روک  
جانا ہی تقویٰ کہلاتا ہے۔